ماہِ محرّم الحرام میں شادی کرنے کا حکم
مع معاشرے میں رائج غیر شرعی نظریات کی مدلّل تردید
مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

ماہِ محرم میں شادی سے متعلق نحوست کا بے بنیاد نظریہ:

ہمارے معاشرے میں ماہِ محرم، صفر، شوّال اور ذوالقعدہ میں نکاح کرنے کو معیوب اور غلط سمجھا جاتا ہے بلکہ ان مہینوں میں نکاح کرنے کو نحوست کا باعث قرار دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نکاح کی تاریخ طے کرنے سے پہلے باقاعدہ ان مہینوں پر نظر رکھی جاتی ہے کہ اگر کہیں ان مہینوں میں نکاح کی تاریخ آرہی ہو تو بدفالی اور بدشگونی لیتے ہوئے اسے تبدیل کیا جاتا ہے تاکہ ''نحوست'' سے حفاظت ہوسکے اور شادی کامیاب رہے۔

مہینوں کو ''منحوس'' قرار دینے کے معاملے میں علاقوں اور قوموں کے نظریات بھی مختلف ہیں کہ مختلف قومیں مختلف مہینوں کو منحوس قرار دیتی ہیں۔ خصوصًا بہت سے علاقوں میں یہ افسوس ناک صورتحال ماہِ محرم سے متعلق بکثرت دیکھنے کو ملتی ہے کہ ماہِ محرم کی ''نحوست'' سے بچنے کے لیے ماہِ ذوالحجہ ہی میں شادی بیاہ منعقد کرانے پر بہت زور دیا جاتا ہے حتی کہ ذوالحجہ کے آخر میں شادیوں کی بہتات کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ علاقے بھر میں جگہ جگہ شادی بیاہ کی تقریبات دکھائی دیتی ہیں، اور عمومًا اس کی وجہ بھی صرف یہی ہوتی ہے کہ کہیں ماہِ محرم نہ آجائے اور اس کی ''نحوست'' ہماری شادی خانہ آبادی کو متاثر نہ کردے۔

ایسے بے بنیاد نظریات و توہُّمات میں عمومًا خواتین زیادہ مبتلا ہوتی ہیں، اس لیے اس معاملے میں بھی مردوں کے مقابلے میں خواتین زیادہ دخل اندازی اور اصرار کرتی ہیں اور بھرپور کوشش کرتی ہیں کہ نکاح کی تاریخ ان ''نحوست'' والے مہینوں میں نہ آنے پائے۔ واضح رہے کہ ایسے معاملات میں خواتین کو مکمل اختیار دے دینا عمومًا دنیوی اور اُخروی خسارے کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لیے ایسے امور میں خواتین کو حکمت و بصیرت سے سمجھانا چاہیے، لیکن اگر وہ سمجھانے کے باوجود بھی وہ غیر شرعی باتوں پر اصرار کریں تو ان کی بات ہرگز تسلیم نہ کی جائے بلکہ شادی دینی تعلیمات کے مطابق ہی سرانجام دی جائے۔ افسوس کہ آج کا مسلمان دینِ اسلام کی تعلیمات سے کس قدر بے خبر ہے اور کس قدر بے بنیاد نظریات و توہُّمات کا شکار ہے!!

ماہِ محرم میں شادی نہ کرنے سے متعلق عوام میں رائج متعدد نظریات:

ماہِ محرم میں شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات منعقد نہ کرنے سے متعلق عوام میں متعدد بے بنیاد اور غیر شرعی نظریات پائے جاتے ہیں:

- ایک نظریہ یہ ہے کہ چوں کہ اس ماہ میں حضرت حسین اور ان کے جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت ہوئی ہے اس لیے یہ غم کا مہینہ ہے، اور غم کا تقاضا یہ ہے کہ خوشی نہ منائی جائے، اس لیے اس ماہِ محرم میں شادی بیاہ کی تقریبات منعقد نہیں کرنی چاہییے۔
- دوسرا نظریہ یہ ہے کہ چوں کہ اس ماہ میں حضرت حسین اور ان کے جانثار رُفقائے کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت ہوئی ہے اس لیے اس میں نحوست آگئی ہے، اور نحوست سے بچنے کا تقاضا یہ ہے کہ اس ماہ میں شادی بیاہ جیسی خوشی کی تقریبات منعقد ہی نہ کی جائے۔
- تیسرا نظریہ یہ ہے کہ بعض لوگ کسی پسِ منظر کی رعایت کیے بغیر ویسے ہی لاعلمی میں اوروں کی دیکھا دیکھی اس ماہ میں شادی جیسی خوشیاں منعقد کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔
- چوتھا نظریہ یہ ہے کہ ویسے بھی اس ماہ محرم میں شادی بیاہ کوئی فرض وواجب اور ضروری تو نہیں اس لیے اس ماہ محرم میں شادی سے اجتناب کرلیا جائے تو کوئی حرج تو نہیں تاکہ اس طرح عوام میں ماہ محرم سے متعلق رائج خیالات کی رعایت بھی ہوسکے اور ممکنہ ’’نحوست‘‘ سے بھی حفاظت ہوسکے۔

ان چار نظریات سمیت اس طرح کے تمام نظریات شریعت کی نظر میں واضح طور پر بے بنیاد اور غلط بلکہ دین کے خلاف ہیں، اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس معاملے سے متعلق شریعت کی تعلیمات کو سمجھے تاکہ معاشرے میں رائج یہ غلط فہمیاں دور ہوسکیں۔

ذیل میں ان تمام غیر شرعی نظریات کا تفصیلی جواب ذکر کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان ماہ محرم سے متعلق ان بے

بنیاد نظریات وتوہُّمات سے محفوظ ہو کر دین کی صحیح تعلیمات سے آگاہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے، سمجھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1۔ سال کے تمام مہینے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں:

قمری اسلامی سال کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے بارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے خود ہی بنائے اور مقرر فرمائے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتے ہیں:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَٰتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ:

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) کے مطابق اُس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ یہی دین (کا) سیدھا (تقاضا) ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں، جس سے اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر وقیمت اور اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت، عظمت اور احترام والے ہیں، ان کو **اَشْهُرُ الْحُرُم** کہا جاتا ہے، یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے جس سے ان چار مہینوں کی تعیین بھی واضح ہو جاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ:

٣١٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ

خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا: أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ».

ترجمہ:

حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ ”زمانہ اب اپنی اسی ہیئت اور شکل میں واپس آگیا ہے جو اُس وقت تھی جب اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا(اس ارشاد سے مشرکین کے ایک غلط نظریے اور طرزِ عمل کی تردید مقصود ہے جس کا ذکر سورتِ توبہ آیت 37 میں موجود ہے۔)، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حُرمت (، عظمت اور احترام) والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں یعنی: ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور مُحرم، اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے جو کہ جُمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔“

اَشْهُرُ الْحُرُم کی حُرمت کا نتیجہ اور تقاضا:

ان چار مہینوں (یعنی ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، مُحرم اور رجب) کی عزت وعظمت اور احترام کی بدولت ان میں ادا کی جانے والی عبادات کے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ گناہوں کے وبال اور عذاب میں بھی زیادتی ہوتی ہے۔ ان مہینوں کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان مہینوں میں عبادات کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کا بخوبی اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرات اہلِ علم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان چار مہینوں میں عبادت کا اہتمام کرتا ہے اس کو سال کے باقی مہینوں میں بھی عبادات کی توفیق ہوجاتی ہے، اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے تو سال کے باقی مہینوں میں بھی اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

(احکام القرآن للجصاص سورۃ التوبہ آیت: 36، معارف القرآن سورۃ التوبہ آیت: 36)

حُرمت والے چار مہینوں کے تذکرے سے نحوست کے غلط عقیدے کی تردید:

حُرمت اور عظمت والے ان چار مہینوں کے خصوصی تذکرے اور ان کی فضیلت اور اہمیت سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ ان سے متعلق عوام میں رائج نحوست، بدفالی اور بدشگونی کے تمام خیالات وتوہمات غلط، بے بنیاد اور غیر شرعی ہیں۔

ماہِ محرم کی حُرمت کا تقاضا:

جب ماہِ محرم کی عظمت وحرمت واضح ہوگئی تو اس کی عظمت اور برکت کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ مہینہ شادی کے لیے نہایت ہی موزوں اور مناسب ہے تاکہ اس کی برکت سے شادی بھی بابرکت بنے، جیسا کہ مختلف مقامات کی برکتیں ہوتی ہیں اسی طرح مہینوں اور ایام کی برکتیں بھی ہوتی ہیں، تعجب ہے کہ اس قدر عظمت اور برکت والے مہینے میں شادی کو غلط یا منحوس کیسے سمجھا جاتا ہے!!

2۔ سال کے مہینوں کے احکامات بھی اللہ ہی کی طرف سے ہیں:

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قمری اسلامی سال اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ ہی نے اسے بنایا اور مقرر فرمایا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اللہ ہی سال بھر کے احکامات کا نازل کرنے والا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے ذریعے قرآن وسنت کی صورت میں امت کو سال بھر کے احکامات وتعلیمات بیان فرمادیے ہیں، ان احکامات میں اپنی طرف سے کمی یا زیادتی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے، اور واضح رہے کہ قرآن وسنت میں ماہِ محرم میں شادی سے متعلق کسی قسم کی کوئی ممانعت یا نحوست کا ذکر نہیں۔

3۔ کسی مہینے میں شادی کو ناجائز، منحوس اور غلط قرار دینے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے:

کس مہینے میں شادی جائز ہے اور کس میں ناجائز؛ یہ طے کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے کہ وہی حقیقی حاکم ہے، اس لیے بندوں کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہوئے کسی مہینے میں شادی کو معیوب یا منحوس قرار دیں۔ اس لیے اس معاملے میں بھی شریعت ہی کی پیروی کی جائے گی کہ جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ماہ محرم میں شادی کو منحوس یا ممنوع قرار نہیں دیا تو اس کے علاوہ کسی کے پاس بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی معتبر شرعی دلیل کے بغیر اس کو منحوس قرار دے۔

4۔ کسی مہینے میں شادی کرنے کو منحوس، معیوب یا غلط سمجھنا دین میں زیادتی ہے:

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے قرآن وسنت کی صورت میں امت کو سال بھر کے احکامات وتعلیمات بیان فرمادیے ہیں تو ان تعلیمات کی رُو سے سال کے کسی بھی مہینے اور کسی بھی تاریخ کو شادی کی ممانعت نہیں، بلکہ ہر مہینے میں شادی کرنا جائز ہے، اس لیے کسی مہینے میں شادی بیاہ کو غلط، منحوس یا معیوب سمجھنا دین میں اپنی طرف سے زیادتی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ قرآن وسنت کی رُو سے سنگین جرم ہے۔

5۔ کسی مہینے میں شادی کرنے کو منحوس، معیوب یا غلط سمجھنا بِلا دلیل ہے:

ساتھ میں یہ واضح رہے کہ کسی مہینے میں شادی بیاہ کو غلط، منحوس یا معیوب سمجھنا ایک حکم شرعی کے زمرے میں آتا ہے، اور حکمِ شرعی کے لیے کوئی معتبر شرعی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ نحوست کا یہ نظریہ بِلا دلیل ہے جس کا قرآن وسنت اور شرعی دلائل سے کوئی ثبوت نہیں۔

6۔ نکاح میں بلاوجہ تاخیر ممنوع ہے:

نکاح ایک حکمِ شرعی ہے جو کہ حضور ﷺ کی محبوب سنت ہے، ایک تو اس کے سنت ہونے کا تقاضا یہ ہے

کہ اس پر عمل کرنے میں بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے، دوم یہ کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ”اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا: ایک تو نماز میں تاخیر نہ کرنا جب اس کا وقت ہو جائے، دوم: نمازِ جنازہ میں تاخیر نہ کرنا جب وہ تیار ہو جائے، سوم: غیر شادی شدہ لڑکی کے نکاح میں تاخیر نہ کرنا جب اس کے ہم پلہ کوئی مناسب رشتہ مل جائے۔ جیسا کہ مستدرک حاکم میں ہے:

٢٧٤٣- أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: أَنْبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ: الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفْؤًا».

اس لیے جب نکاح تیار ہو تو پھر نحوست کے اس بے بنیاد نظریے کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مہینوں کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے جس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ان تمہیدی اور اصولی امور کے بعد ماہِ محرم سے متعلق ان بے بنیاد نظریات کے بارے میں کچھ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ مسئلہ مزید نکھر کر سامنے آجائے اور کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

اسلام میں نحوست کا تصور:

چوں کہ بہت سے لوگ ماہ محرم میں شادی بیاہ کو منحوس قرار دیتے ہوئے اس میں نکاح سے اجتناب کرتے ہیں، اس لیے یہ یاد رہے کہ اسلام میں کسی دن، کسی مہینے، کسی سال یا کسی چیز کی نحوست کا کوئی تصور ہی نہیں، اس لیے نحوست کا یہ نظریہ ہی بے بنیاد ہے کیوں کہ کسی مہینے کو نحوست والا قرار دینے کے لیے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ اسلام میں کسی مہینے کی نحوست کا کوئی تصور تو ہو، تو جب کسی مہینے کی نحوست کا کوئی تصور ہی اسلام میں نہیں تو اس سے خود بخود کسی مہینے کی نحوست سے متعلق تمام نظریات کی تردید ہو جاتی ہے۔

البتہ یہ یاد رکھیں کہ نحوست صرف اور صرف گناہ میں ہے، ساری نحوستیں اللہ کی نافرمانی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں، افسوس کہ آج کا مسلمان دِنوں اور مہینوں کو نحوست زدہ قرار دے کر ان میں شادی سے تو گریز کرلیتا ہے لیکن شادیوں میں اللہ کی نافرمانیاں نہیں چھوڑتا جو کہ نحوست کی اصل وجہ ہے!! شادی بیاہ میں ناچ گانے، مخلوط تقریبات اور ہندوانہ رسومات سمیت بہت سی اللہ کی نافرمانیاں عام ہوچکی ہیں، یہ اصل سبب ہے نحوست کا!! شیطان نے نحوست کے حقیقی اسباب ووجوہات ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کرلی ہیں جن میں ہم مبتلا ہیں، اور اللہ کو ناراض کرکے شادی خانہ آبادی کی بجائے شادی خانہ بربادی کا سامان مہیا کیے جاتے ہیں!! شیطان نے ہماری نافرمانیوں کو کس قدر مزیّن کرکے پیش کیا ہے!! کس قدر شیطان نے گناہوں کی سنگینی دِلوں سے مٹادی ہیں!! اللہ کی نافرمانی کس قدر ہلکی چیز تصور کی جاتی ہے!! اس لیے شادیوں میں نحوست سے بچنا ہو اور شادی کو کامیاب بنانا ہو تو اللہ کی نافرمانی سے بچیے اور شادی سنت کے مطابق کیجیے!!

صحیح بخاری میں ہے:

٥٧٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ».

ترجمہ:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مرض کا اللہ کے حکم کے بغیر دوسرے کو لگنا، بدشگونی، مخصوص پرندے کی بدشگونی اور صفر کی نحوست؛ یہ ساری باتیں بے بنیاد ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔“

یہ حدیث یقیناً متعدد غلط فہمیوں کی اصلاح کے لیے کافی ہے۔

کیا محرم غم کا مہینہ ہے؟

بہت سے لوگ حضرت حسین اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت کی وجہ سے اس مہینے کو غم کا مہینہ سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اس مہینے میں شادی بیاہ بھی نہیں کرتے، مکان کی تعمیر بھی نہیں کرتے، خوشی کی کوئی بھی تقریب منعقد نہیں کرتے، جائز زیب وزینت اختیار نہیں کرتے، نئے کپڑے نہیں خریدتے اور نہ ہی پہنتے ہیں، عورتیں مہندی نہیں لگاتی۔ اسی طرح بعض لوگ غم کی وجہ سے اس مہینے میں سیاہ لباس پہنتے ہیں، سوگ مناتے ہیں؛ یہ تمام باتیں غیر شرعی ہیں۔ ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار دینا اور اس کی بنا پر غم منانا ہرگز درست نہیں، اس کی متعدد وجوہات ہیں:

1۔ المناک شہادت کی بنیاد پر محرم کے مہینے میں غم منانا بلادلیل ہے:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت یقیناً ایک نہایت ہی المناک، غمناک اور روح فرسا واقعہ تھا، لیکن ان کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار دے کر غم منانا قرآن وسنت، شرعی دلائل اور جمہورِ امت سے ہرگز ثابت نہیں، اس لیے یہ بات بِلا دلیل ہے، یہ چیزیں کسی معتبر شرعی دلیل کے بغیر تسلیم نہیں کی جاسکتیں۔

2۔ پھر تو سارا سال غم منانا چاہیے!!

اگر حضرت حسین اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی مظلومانہ شہادت کی وجہ سے کسی مہینے کو غم زدہ قرار دینا درست مان لیا جائے تو پھر اسلامی تاریخ ایسی ہی المناک سانحات سے بھری پڑی ہے کہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کی المناک شہادتیں ہوئی ہیں، جیسا کہ حضرت حمزہ، حضرت صہیب، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور دیگر بہت سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی

دردناک شہادتیں امت کی تاریخ کا حصہ ہیں، تو پھر ان کی شہادتوں کی وجہ سے تو سال بھر کو غم والا قرار دے دینا چاہیے، ظاہر ہے کہ اسے کون تسلیم کر سکتا ہے۔ بلکہ سرکارِ دو عالم رحمتِ کائنات حضور ﷺ کے وصال کے واقعے کے مقابلے میں امت کے لیے کونسا سانحہ بڑا ہو سکتا ہے؟! لیکن اس کی وجہ سے بھی ربیع الاول کو غم والا مہینہ قرار دے کر سوگ کے احکام جاری کرنا کہیں سے ثابت نہیں۔

3: اسلام میں سوگ کی حقیقت اور اس کی مدّت:

کسی شخص کی وفات پر اس کے عزیز واقارب کے لیے سوگ منانے کا حکم یہ ہے کہ سوگ تین دن تک ہونا چاہیے، تین دن کے بعد بھی سوگ منانا دین کا تقاضا نہیں، اس لیے تین دن کے بعد سوگ منانا شریعت کے خلاف ہے۔ البتہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک ہے، لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو اس کا سوگ بچے کی پیدائش تک ہے۔ اسی طرح بعض مطلقہ عورتوں کے لیے بھی سوگ کا حکم ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ (صحیح البخاری حدیث: 5334، احکامِ میت، فتاویٰ رحیمیہ)

صحیح بخاری میں ہے:

٥٣٣٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

یہ حقیقت ہے اسلام میں سوگ کی اور یہی اس کی مدت ہے! اس سے اس غلط نظریے کی واضح تردید ہو جاتی ہے کہ حضرت حسین اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی مظلومانہ شہادت کی وجہ سے ماہ محرم کو غم زدہ قرار دینا چاہیے۔ یاد رہے کہ اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں!

خلاصہ:

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار نہیں دیا جاسکتا تو اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے آجکل جو غم منانے کے طور پر مختلف کام کیے جاتے ہیں یا مختلف نظریات قائم کیے جاتے ہیں؛ یہ سراسر غیر شرعی اعمال و نظریات ہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم میں نکاح نہ کرنے کا حکم

بہت سے لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم میں نکاح نہیں کرتے ہیں کہ یہ غم کا مہینہ ہے اور ان کی شہادت کا مہینہ ہے، یہ بات بھی شریعت کے خلاف ہے جس کی کافی تفصیل ما قبل میں ”کیا محرم غم کا مہینہ ہے؟“ کے عنوان سے بیان ہو چکی، البتہ چند مزید باتیں سمجھنے کی ہیں:

1۔ شہادت جیسی عظیم موت سے نحوست کا کوئی تعلق ہی نہیں:

شہادت تو نہایت ہی معزز اور مقدس چیز ہے، جو کہ امت کے خوش نصیب افراد کو عطا ہوتی ہے، اس لیے اس کی وجہ سے کسی مہینے یا دن میں نحوست کیسے آسکتی ہے؟؟ یہ کس قدر غلط بات ہے!!

2: شہادت کی وجہ سے کسی مہینے کے احکام تبدیل نہیں ہو سکتے:

قرآن وسنت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بڑی سی بڑی شخصیت کی شہادت کی وجہ سے کسی مہینے کے احکام پر اثر نہیں پڑتا کہ اس کی وجہ سے بعض جائز امور ناجائز یا ممنوع ٹھہریں، اس لیے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کے احکام میں تبدیلی کا تصور قرآن وسنت کے مطابق نہیں، بلکہ واضح طور پر بلا دلیل ہے، خصوصاً جبکہ حضور ﷺ کو اللہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دے دی تھی لیکن پھر بھی حضور اقدس ﷺ نے محرم کے مہینے سے متعلق کسی بھی حکم میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

ماہِ محرم سے متعلق چوتھے نظریے کی تردید:

اس تحریر کی ابتدا میں صفحہ نمبر 3 میں ماہ محرم سے متعلق چار بے بنیاد نظریات کا ذکر ہوا تھا جن میں چوتھا نظریہ تھا کہ ”ویسے بھی اس ماہ محرم میں شادی بیاہ کوئی فرض وواجب اور ضروری تو نہیں اس لیے اس ماہ محرم میں شادی سے اجتناب کرلیا جائے تو کوئی حرج تو نہیں تاکہ اس طرح عوام میں ماہ محرم سے متعلق رائج خیالات کی رعایت بھی ہوسکے اور ممکنہ ”نحوست“ سے بھی حفاظت ہوسکے۔“

یہ بات بھی غیر شرعی ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ دین اسلام کی مکمل پیروی واجب ہے:

یہ واضح رہے کہ نظریاتی اور عملی طور پر دین اسلام کی مکمل پیروی واجب ہے، اور کامل اتباع کا تقاضا یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل پیرا ہوتے ہوئے اُن تمام نظریات اور اعمال سے برأت کا اعلان کیا جائے جو اسلامی تعلیمات سے متصادم اور ان کے خلاف ہیں۔ دینی تعلیمات کے ساتھ ساتھ غیر شرعی امور کی کسی بھی درجے میں رعایت اللہ کے ہاں ہرگز قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورت بقرہ آیت 208 میں فرمایا ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت کے شانِ نزول اور پسِ منظر پر بھی غور کرلیا جائے تو مزید بات واضح ہوگی کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ علمائے یہود میں سے تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سوچا کہ یہودی مذہب میں ہفتے کی تعظیم ضروری ہے اور اونٹ کا گوشت ممنوع ہے جبکہ اسلام میں ہفتے کے دن کی بے تعظیمی واجب نہیں اور اونٹ کا گوشت کھانا بھی واجب نہیں تو اگر میں ہفتے کے دن کی تعظیم کرلیا کروں اور اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دوں تو دین

محمدی کے ساتھ ساتھ یہودی مذہب پر بھی عمل ہو جائے گا، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، یقین جانو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جس سے حضرت عبد اللہ بن سلام کے اس خیال کی تردید فرمائی اور یہ واضح فرمادیا کہ دین اسلام کی مکمل پیروی واجب ہے، اس کے ساتھ ساتھ اُن تمام نظریات اور اعمال سے بالکلیہ برائت ضروری ہے جو کسی بھی درجے میں اسلامی تعلیمات سے متصادم اور ان کے خلاف ہوں۔

2۔ غیر شرعی نظریے کی تائید اور مشابہت:

اس بے بنیاد نظریے کی کسی درجے میں رعایت کرتے ہوئے ماہ محرم میں نکاح نہ کرنا درحقیقت اس غیر شرعی نظریے کی ایک حد تک تائید بھی ہے اور یہ غیر شرعی نظریہ رکھنے والوں کی مشابہت بھی ہے، اور یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔

3۔ غیر شرعی نظریے کی عملی تردید بھی باعثِ اجر وثواب ہے:

جب معاشرے میں ایسے غیر شرعی نظریات رائج ہوں تو ایسے میں ان کی عملی تردید بھی کرنی چاہیے تاکہ ان کا خاتمہ ہو سکے، اس میں اجر وثواب بھی ہے، اس لیے اس نظریے سے اس ماہ محرم میں شادی کی جائے کہ اس سے معاشرے میں رائج غیر شرعی نظریے کی تردید ہو سکے گی تو ان شاء اللہ باعثِ اجر وثواب ہو گا۔

دیگر غیر شرعی نظریات کی اجمالی تردید

ماہِ محرم سے متعلق ماقبل کی تفصیلات سے اُن بہت سی بے بنیاد باتوں کی بھی تردید ہو جاتی ہے جو کہ لوگوں میں رائج ہیں، جیسے:

- بعض لوگ ماہِ محرم خصوصاً عاشورا کے دن کاروبار کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں گوشت کھانے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں میاں بیوی کی ہمبستری کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں کاروبار شروع کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں گھر کی تعمیر کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں سفر کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں عمدہ یا نیا لباس پہننے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں جائز زیب زینت کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں خوش رہنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں خوشی کی کوئی تقریب منعقد کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض لوگ ماہِ محرم میں آنکھوں میں سرمہ یا بالوں میں تیل لگانے کو اچھا نہیں سمجھتے۔
- بعض خواتین ماہِ محرم میں مہندی لگانے کو اچھا نہیں سمجھتیں۔

اس طرح کی بہت سی باتیں لوگوں میں رائج ہیں۔ حالاں کہ قرآن وسنت میں اس کی کوئی ممانعت یا کراہت قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ اس لیے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے غم کا نظریہ رکھتے

ہوئے، یا نحوست کا یا کوئی اور غیر شرعی نظریہ رکھتے ہوئے ان سے اجتناب کرنا غیر شرعی نظریہ ہے۔

خلاصہ: شادی سال بھر میں کسی بھی روز ممنوع، منحوس یا معیوب نہیں:

خلاصہ یہ ہوا کہ شرعی اعتبار سے شادی سال بھر میں کسی بھی روز منع نہیں بلکہ جب بھی کرنی ہو اس کے لیے سال کے تمام ایام میں سے کسی بھی دن کا انتخاب کیا جاسکتا ہے، اس لیے جو لوگ محرم، صفر، شوال یا کسی بھی مہینے میں شادی بیاہ کو غلط اور منحوس سمجھتے ہیں ان کی یہ سوچ بے بنیاد ہے کیوں کہ قرآن و سنت سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں، ایسا نظریہ رکھنا دین کے سراسر خلاف ہے۔

فائدہ: یہ مکمل تحریر بندہ کے ایک تفصیلی رسالے ”ماہِ محرم الحرام: فضائل، احکام اور منکَرات“ کے جدید ایڈیشن سے مأخوذ ہے۔

مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
24ذو الحجہ 1440ھ/26اگست 2019
03362579499